الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ١٠٦٩٨ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name	:> **Khurram Abdul Rahman**	Serial No	:> **12694**
Address	:> **Karachi, Pakistan**	Fatwa No	:>
Subject	:> **JAIZ-NAJAIZ**	Date	:> **7/27/2011**
Writer	:> شاہد احمد	Email	:>

As.salam.o.alaikum,
Mere chote bhai PAF (Pakistan Air Force) me job karte hain. Unko Govt ki traf se D.S.P (Defence Special Profit) fund ki offer hai. Jis me employee apni salary sehar mahine kuch amount deduct karwata hai aur us ki retirement ke waqt Govt us me mazed amount jama kar k ek fund ki sorat me employee ko return kar deti hai.
Mas'ala ye hai k hme kuch logo se malom hua hai k is me SOOD ka paisa shamil hota hai aur kuch ne kaha k ye paisa NA-JAIZ hai. Mujhe is silsile me ek FATWA ki zarorat hai jis k zarye mujhe ye pata chal sake k ye raqam mere liye JAIZ hai ye NA-JAIZ? Us k bad me ye facility accept karu ga.
Mujhe aap ke JWAB / FATWA ka intizar rahe ga.JAZAKALLAH

میرا چھوٹا بھائی پاکستان ائیر فورس میں ملازمت کرتا ہے۔ انکو گورنمنٹ کی طرف سے ڈی۔ایس۔پی (ڈیفنس اسپیشل پرافٹ) فنڈ کی آفر ہے۔ جس میں شمولیت اختیار کرنیوالا اپنی تنخواہ سے ہر ماہ کچھ رقم کٹواتے ہیں اور اسکی ریٹائرمنٹ کے وقت گورنمنٹ اس میں مزید رقم جمع کر کے ایک فنڈ کی صورت میں شمولیت کرنے والے کو واپس کر دیتی ہے۔ مسئلہ یہ ہیکہ کہ ہمیں کچھ لوگوں سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں سود کا پیسہ شامل ہوتا ہے اور کچھ نے کہا کہ یہ پیسہ ناجائز ہے۔ مجھے اس سلسلے میں ایک فتوی کی ضرورت ہے جس کے ذریعے مجھے یہ پتہ چل سکے کہ یہ رقم میرے لئے جائز ہے یا ناجائز؟ اس کے بعد میں یہ سہولیت کو قبول کروں گا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

ڈی ایس پی فنڈ میں ملازم کی تنخواہ سے جو جبری کٹوتی ہے، یہ جس وقت ادارہ ملازم کو ادا کرتا ہے اور اس پر کچھ رقم منافع کے نام سے دیتا ہے تو یہ سب رقمیں درحقیقت تنخواہ ہی کا حصہ ہے اگرچہ یہ سود یا کسی اور نام سے دی جائیں۔ لہذا ملازم کا ان کو لینا اور اپنے استعمال میں لانا جائز اور درست ہے۔ البتہ اختیاری کٹوتی میں چونکہ ملازم کو کٹوانے اور نہ کٹوانے کا اختیار ہوتا ہے اس لئے اس میں سود کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے، جس کی بناء پر یہ جائز نہیں ہے، اسلئے ایسی اختیاری صورت میں شمولیت اور نفع حاصل کرنے سے احتراز لازم ہے۔

کما فی البحر: والأجرة لا تملك بالعقد (الی قوله)
(بل بالتعجيل او بشرطه أو بالاستيفاء أو بالتمكن)

يعني لا يملك الأجرة الا بواحدة من هذه الأربعة
الخ (ج۷، ص۳۰۰)

(جاری ہے)

وفي الهداية: لا يجوز لاحتمال الربوا والشبهة فيه كالحقيقة (هـ ج ٣ ص ٨٥) -

وفي الشامية: فحرم لذلك لما علم أن الشبهة في باب المحرمات ملحقة باليقين. (شامي ج ٦ ص ٣٥٤) -

والله اعلم بالصواب

شاهد احمد عفي عنه

دار الافتاء جامعه بنوريه كراچي ٦

١٦ / رجب المرجب / ١٤٣٣ھ

الجواب صحيح

بنده نادر خان عفا الله عنه

دار الافتاء جامعه بنوريه كراچي

١٦ / رجب المرجب / ١٤٣٣ھ

الجواب صحيح

بنده [illegible]

دار الافتاء جامعه بنوريه

١٦ / رجب المرجب / ١٤٣٣ھ

الجواب صحيح

عبد الله [illegible]

دار الافتاء جامعه بنوريه

١٨ / رجب / ١٤٣٣ھ

نائب رئيس

دار الافتاء جامعه بنوريه العالمية

رئيس

دار الافتاء جامعه بنوريه العالمية

دار الافتاء

١٢٦٩٢

٢٦ / ٧ / ١٤٣٣ھ

جامعه بنوريه العالمية سائٹ كراچي

[illegible]

17/6/12